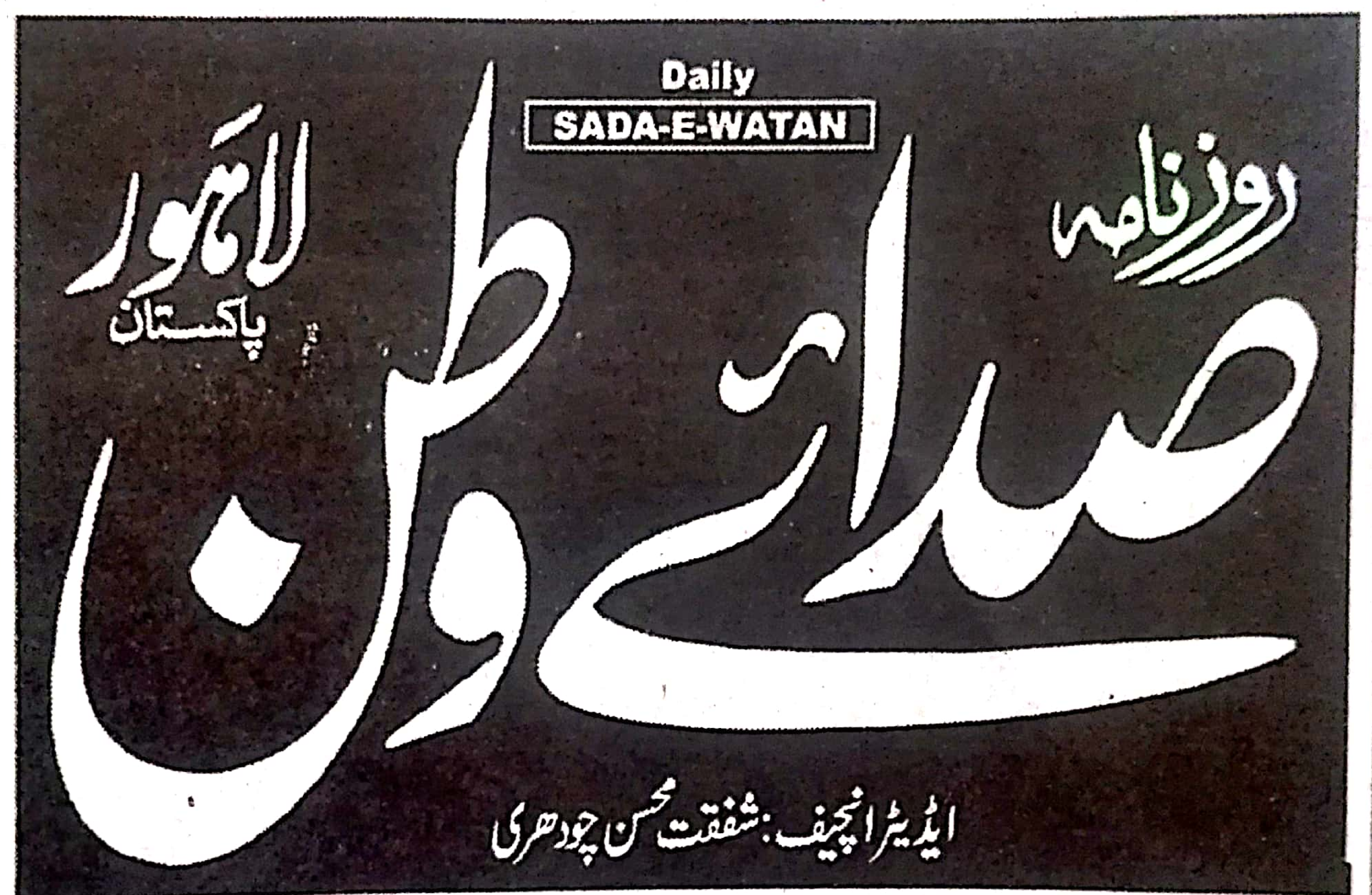
daewatan.com. Email, dailysadaewatan.lhr@gmail.com

Member
CPNE

پاکستان کے عوام کی آواز

ABC
CERTIFIED



CPL 375

لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی/اسلام آباد، کراچی اور ملتان سے بیک وقت شائع ہونے والا قومی اخبار

جلد: 14 | جمعۃ المبارک 11 ربیع الثانی 1442ھ 27 نومبر 2020ء 13 مگھر 2077ب | صفحات: 8

شمارہ: 251 | فون نمبر: 042-37320133-4,37356798 فیکس: 042-37322122 | قیمت: 14 روپے

DAILY SADA-E-WATAN
روزنامہ
صدائے وطن
ایڈیٹر انچیف
شفقت محسن چوہدری
لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی/اسلام آباد، کراچی، ملتان سے بیک وقت شائع ہونے والا قومی روزنامہ

حضور غوثِ اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

غوثِ پاک شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ایران کے مشہور قصبہ جیلان میں یکم رمضان المبارک 470ھ کو پیدا ہوئے

میں نے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی مجلس میں کئی مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور دوسرے انبیاء کو دیکھا (حضرت ابوسعد قیلویؒ)



محمد گوہر طفیل

اللہ کے پاک رسولوں اور نبیوں کے بعد دنیا میں کسی بزرگ، ولی، کسی قطب اور کسی غوث نے وہ بلند رتبہ حاصل نہیں کیا جو جناب پیرانِ پیر محبوب سبحانی، قطب ربانی، غوثِ صمدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے حاصل کیا اور آپ کا علم و فضل، آپؒ کے کمالات، آپؒ کی محبت کا اثر، فیضِ تربیت، اشاعتِ اسلام، احیائے دین، تلقین و ارشاد، تعلیم و فہم اس درجہ کی ہے کہ دنیا میں کوئی ولی ہرگز آپؒ کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکا۔ آپؒ کی زبان درفشاں کا ایک ایک کلمہ مردہ دلوں کو زندہ کرنے کے لیے اکسیرِ اعظم کا حکم رکھتا ہے۔ آپؒ کے ارشادات غمگینوں کو تسلی دینے والے، بھٹکے ہوؤں کو راہ پر لانے والے، مضطرب الحال لوگوں کو اطمینان دلانے والے اور گم کردہ راہوں کو خدا سے ملانے والے۔ آپؒ کی کرامات، آپؒ کے خوارقِ عادات اس حد تک بدرجہ تواترات ہیں کہ کسی اور ولی میں اس کثرت سے نہیں پائے جاتے۔ حضور غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ایران کے مشہور قصبہ جیلان میں یکم رمضان المبارک 470ھ کو پیدا ہوئے۔ والد ماجد کا نام سید ابوصالح موسیٰ جنگی دوستؒ اور والدہ ماجدہ کا اسم گرامی ام الخیر فاطمہ بنت ابوعبداللہ صومعی الحسنیؒ تھا۔ آپؒ نجیب الطرفین سید تھے۔ آپؒ کے والد ماجد حضرت ابوصالح سید موسیٰ جنگی دوستؒ نے مشاہدہ فرمایا کہ حضور ﷺ بمع صحابہ کرامؓ، آئمۃ الہدیٰ اور اولیاءِ عظامؒ ان کے گھر جلوہ افروز ہیں اور ان الفاظ سے ان کو خطاب فرما کر بشارت سے نوازا: "اے ابوصالح! اللہ نے تم کو ایسا فرزند عطا فرمایا ہے جو ولی ہے اور وہ میرا اور اللہ کا محبوب ہے اور اس کی اولیاء اور اقطاب میں ویسی شان ہو گی جیسی انبیاء اور مرسلین علیہم السلام میں میری شان ہے"۔ آپؒ کی والدہ ماجدہؒ فرمایا کرتی تھیں کہ میرے فرزند ارجمند عبدالقادر پیدا ہوئے تو وہ ایام رضاعت میں ماہ رمضان المبارک میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتے تھے۔ پھر انتیس ماہ رمضان کو جب مطلع صاف نہ تھا اور بدلی کی وجہ سے لوگ چاند نہ دیکھ سکے تو صبح کو لوگ میرے پاس پوچھنے آئے کہ آپؒ کے صاحبزادے عبدالقادر نے دودھ پیا ہے یا نہیں؟ میں نے انہیں کہلا بھیجا کہ نہیں پیا جس سے انہیں معلوم ہوا کہ آج رمضان کا دن ہے۔ جیلان کے تمام شہروں میں اس بات کی شہرت ہو گئی تھی کہ شرفائے جیلان میں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جو رمضان میں دودھ نہیں پیتا۔ آپؒ کا حلیہ مبارک یہ ہے: نحیف البدن، میانہ قد، کشادہ سینہ، لمبی چوڑی داڑھی، گندمی رنگ، ابرو پیوستہ، بلند آواز تھے۔ آپ علم کامل اور اثر کامل کے حامل تھے۔ آپؒ نے خود فرمایا کہ میں اس وقت اپنے گھر میں بچہ تھا جب میں بچوں کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ کرتا تو میں اس وقت اپنے گھر میں بچہ تھا، جب میں بچوں کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ کرتا تو میں کہنے والے کو سنتا کہ وہ مجھ سے کہتا ہے: اے مبارک کدھر جاتے ہو؟ تب میں ڈر کر بھاگتا اور اپنی ماں کی گود میں چلا جاتا اور میں اب یہ بات اپنی خلوت میں سمجھتا ہوں۔ فرمایا کہ میں اپنی جوانی کے دنوں میں سفر میں تھا یہاں تک کہ میں کہنے والے کو سنتا تھا کہ مجھے کہتا تھا۔۔۔ "اے عبدالقادر تم کو میں نے اپنے لئے پسند کیا"۔

634ھ کا واقعہ ہے کہ شیخ شہاب الدین ابوحفص عمر بن عبداللہ سہروردیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور شیخ محی الدین عبدالقادرؒ سے سنا کہ جس وقت وہ اپنے مدرسہ میں کرسی پر بیٹھ کر فرماتے تھے کہ ہر ولی کسی نبی کے قدم پر ہے اور میں اپنے نانا ﷺ کے قدموں پر ہوں۔ مصطفیٰ ﷺ نے جہاں قدم رکھا ہے میں نے بھی وہیں قدم رکھا ہے مگر فرق اتنا ہے کہ وہ نبی ﷺ کا قدم ہے وہاں تک مرتبہ نبی کے سوا اور کسی کو حاصل نہیں۔ آپؒ نے جن علماء سے فقہ پڑھی ان میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں: ابوالوفا علی بن عقیل، ابوالخطاب محفوظ بن احمد کلوذانی، ابوالحسن محمد بن قاضی بن یعلیٰ بن حسین بن محمد فراء، ابوسعید مبارک بن علی مخرومی رحمۃ اللہ علیہم۔ حدیث کو محدثین کی ایک جماعت سے سنا۔ ان میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں: ابوغالب محمد بن احمد بن حسن باقلانی، ابوالقاسم محمد بن علی بن میمون الرسی، ابوبکر احمد بن المظفر بن سلمۃ اصبہانی، ابوالعز محمد بن مختار ہاشمی، ابوغالب احمد ابوعبداللہ یحییٰ فرزندان امام ابوعلی حسن بن بنا، ابوالقاسم علی بن احمد بن بیان کرخی رحمۃ اللہ علیہم۔ آپ علم ظاہری اور باطنی کے مجسم عالم فاضل تھے۔ ایک دن حضرت امام ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن الجوزیؒ نے فرمایا کہ مجھ کو حافظ ابوالعباس احمد بن بغدادیؒ نے کہا کہ میں اور تیرا والد ایک دن شیخ محی الدین عبدالقادرؒ کی مجلس میں حاضر ہوئے۔ قاری نے ایک آیت پڑھی اور شیخ نے اس کی تفسیر میں ایک معنی بیان کیا، میں نے تمہارے والد سے کہا کہ تم اس کے معنی جانتے ہو؟ اس نے کہا ہاں۔ پھر آپؒ نے ایک اور معنی بیان فرمایا پھر میں نے ان سے کہا کہ تم یہ معنی جانتے ہو؟ اس نے کہا ہاں! پھر شیخ نے گیارہ معنی بیان کئے اور میں نے تمہارے والد سے پوچھا کہ کیا یہ معنی جانتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں۔ یہاں تک کہ آپ نے پورے چالیس معنی بیان کئے اور تمہارے والد فرماتے تھے کہ میں یہ معنی نہیں جانتا۔ شیخ کی وسعتِ علم سے اس کا تعجب بڑھ گیا۔ شیخ عبدالوہابؒ اور عمران کی مماثیؒ اور بزارؒ نے شیخ عبدالقادرؒ سے سنا کہ وہ کرسی پر بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منگل کے دن 16 شوال 521ھ میں ظہر سے پہلے دیکھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے میرے بیٹے تم کلام کیوں نہیں کرتے؟ (یعنی وعظ و نصیحت) میں نے کہا میں ایک عجمی مرد ہوں بغداد میں فصحاء عرب کے سامنے کیسے تقریر کروں گا؟ آپ نے مجھے فرمایا: کہ تم منہ کھولو۔ تب میں نے اپنا منہ کھولا تو آپ نے اس میں سات دفعہ لعاب ڈالا اور مجھ سے کہا کہ "لوگوں کے سامنے وعظ کرو اور ان کو اپنے رب کے راستہ کی طرف عمدہ حکمت اور نصیحت کے ساتھ بلاؤ۔ حضرت ابوسعد قیلویؒ فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی مجلس میں کئی مرتبہ جناب رسول اللہ ﷺ اور دوسرے انبیاء کو دیکھا ہے۔ بیشک سردار اپنے غلاموں کو جھانکا کرتا ہے اور بیشک انبیاء علیہم السلام کی ارواح آسمان اور زمین میں ایسا چکر لگاتی ہیں جیسے کہ زمانہ میں ہوائیں اور میں نے ملائکہ کو دیکھا ہے کہ وہ جوق در جوق آتے ہیں۔ میں نے رجال الغیب اور جنوں کو دیکھا ہے کہ آپ کی مجلس میں ہر ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتا ہے۔ آپؒ ہفتہ میں تین مرتبہ عوامی مجلس سے خطاب فرمایا کرتے تھے اور ہر روز صبح اور سہ پہر کے وقت آپ تفسیر، حدیث اور سنت نبوی کا درس دیا کرتے تھے۔ ظہر کی نماز کے بعد آپ فتوے کا اہم کام انجام دیتے یا دور دراز کے شہروں اور ملکوں سے جو کچھ سوالات آپ کی خدمت میں آیا کرتے تھے ان کے جوابات تحریر فرماتے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ حضرت غوث الثقلینؒ کی مجلسِ وعظ میں چار سو افراد قلم دوات لے کر بیٹھ جاتے تھے اور جو کچھ وہ حضرت سے سنتے تھے وہ لکھ لیتے تھے۔ حضرت شیخ ابوالحسن علی بن الہیتی فرماتے ہیں کہ "میں نے اس زمانہ میں شیخ محی الدین عبدالقادرؒ سے بڑھ کر کسی کو زیادہ کرامات والا نہیں دیکھا" اور فرمایا کہ کوئی شخص ان سے کسی وقت کوئی کرامت دیکھنی چاہتا تو فوراً دیکھ لیتا۔ کبھی خرقِ عادت ان سے ظاہر ہوتے اور کبھی ان میں ظاہر ہوتے۔ ایک بار آپؒ دریا کی طرف تشریف لے گئے وہاں ایک بڑھیا کو دیکھا جو زار و قطار رو رہی تھی، ایک مرید نے آپؒ کی بارگاہ میں عرض کی "مرشدی! اس ضعیفہ کا اکلوتا بیٹا تھا، بیچاری نے اس کی شادی رچائی، دولہا نکاح کر کے دلہن کو اسی دریا میں کشتی کے ذریعے اپنے گھر لا رہا تھا کہ کشتی الٹ گئی اور دولہا دلہن سمیت ساری بارات ڈوب گئی۔ اس واقعہ کو آج بارہ سال گزر چکے ہیں مگر ماں کا جگر ہے بے چاری کا غم جاتا نہیں ہے، یہ روزانہ یہاں دریا پر آتی ہے اور بارات کو نہ پا کر رو دھو کر چلی جاتی ہے۔ آپؒ کو اس ضعیفہ پر بڑا ترس آیا، آپؒ نے اللہ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھا دیے۔ چند منٹ تک کچھ ظہور نہ ہوا، بے تاب ہو کر بارگاہ الٰہی میں عرض کی: "یا اللہ اس قدر تاخیر کی کیا وجہ ہے؟" ارشاد ہوا ۔۔۔اے میرے پیارے! یہ تاخیر خلاف تقدیر نہیں، ہم چاہتے تو ایک حکم "کُن" سے تمام زمین و آسمان پیدا کر دیتے مگر مقتضائے حکمت چھ دن میں پیدا کیے، بارات کو ڈوبے ہوئے بارہ سال ہو چکے ہیں، اب نہ وہ کشتی باقی رہی نہ ہی اس کی کوئی سواری، تمام انسانوں کا گوشت بھی دریائی جانور کھا چکے ہیں۔ ابھی یہ کلام اختتام کو بھی نہ پہنچا تھا کہ یکایک وہ کشتی اپنے تمام تر ساز و سامان کے ساتھ بمع دولہا، دولہن و باراتی سطح آب پر نمودار ہو گئی اور چند ہی لمحوں میں کنارے آ لگی، تمام باراتی آپؒ سے دعائیں لے لے کر خوشی خوشی اپنے گھر پہنچے۔ اس کرامت کو سن کر بے شمار کفار نے آ کر آپؒ کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ حضرت شیخ جلیل ضیاء الدین ابونصر موسیٰ بن شیخ محی الدین عبدالقادرؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں اپنے ایک سفر میں جنگل کی طرف نکلا اور چند روز وہاں ٹھہرا اور مجھے پانی نہیں ملتا تھا۔ مجھ کو سخت پیاس معلوم ہوئی پھر ایک بادل نے مجھ پر سایہ کیا اور مجھ پر اس میں سے ایک شے گری جو کہ بارش کے مشابہ تھی، سو اس سے میں سیراب ہو گیا۔ پھر میں نے ایک نور دیکھا جس سے آسمان کا کنارہ روشن ہو گیا اور ایک شکل ظاہر ہوئی اس سے مجھ کو آواز معلوم ہوئی کہ "اے عبدالقادر میں تیرا رب ہوں اور میں نے تم پر حرام چیزیں یا یوں کہا کہ جو چیزیں اوروں پر حرام ہیں حلال کر دیں"۔ تب میں نے کہا: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اے ملعون دور ہو پھر وہ اندھیرا ہو گیا اور وہ شکل دھواں کی بن گئی پھر اس نے مجھ سے کہا کہ: "اے عبدالقادر تم مجھ سے اپنے علم، اپنے رب کے حکم اور اپنی فقہ کی وجہ سے جو تم کو اپنے مراتب کے حالات میں ہے نجات پا گئے اور میں نے ایسی باتوں سے ستر 70 اہل طریقت مشائخ کو گمراہ کر دیا"۔ میں نے کہا کہ: "یہ تو میرے رب کا فضل اور احسان ہے"۔ آپؒ سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے کیونکر جانا کہ وہ شیطان ہے آپؒ نے فرمایا کہ اس کی اس بات سے کہ: "بیشک میں نے تیرے لیے حرام چیزوں کو حلال کر دیا"۔ آپؒ کی عبادت گذاری کا یہ عالم تھا کہ شیخ عارف ابوعبداللہ محمد بن ابوالفتح ہرویؒ فرماتے تھے کہ میں نے سید شیخ محی الدین عبدالقادرؒ کی چالیس سال تک خدمت کی، سو اس مدت میں آپؒ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے تھے اور جب آپؒ بے وضو ہوتے تھے تو اسی وقت وضو کر لیتے تھے اور دو رکعت نماز نفل پڑھ لیتے تھے۔ آپؒ سلسلہ قادریہ کے امام و پیشوا تھے۔ اپنے سلسلہ قادریہ کے تمام مریدوں کو بشارت سناتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک کتاب دی ہے جس میں تاقیامت میرے تمام مریدوں اور عقیدت مندوں کے نام درج ہیں اور اللہ رب العزت نے فرمایا اے عبدالقادر! یہ تمام لوگ میں نے تیرے حوالے کئے اور میں نے دوزخ کے داروغہ سے پوچھا کہ میرا کوئی مرید بھی دوزخ میں ہے؟ اس نے کہا نہیں پھر سیدنا غوث اعظمؒ نے فرمایا مجھے اپنے رب کی عزت و جلال کی قسم میرا ہاتھ میرے مرید پر اس طرح ہے جس طرح آسمان زمین پر حاوی ہے۔ اگر میرا مرید اچھا نہیں تو میں تو اچھا ہوں۔ مجھے اپنے پروردگار کی عزت و جلال کی قسم اس کی بارگاہ قدس سے اس وقت تک نہیں ہٹوں گا جب تک کہ میں اپنے تمام مریدوں کو جنت میں نہ لے جاؤں گا۔ شیخ ابوسعود عبداللہ و محمد الاوانیؒ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے شیخ، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ قیامت تک اپنے مریدوں کی اس بات کے ضامن ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی توبہ کیے بغیر نہ مرے گا اور یہ کہ سات درجہ آپؒ کے مرید اور آپؒ کے مریدوں کے مرید جنت میں جائیں گے کیونکہ آپؒ نے فرمایا ہے کہ میں سات درجہ تک اپنے مریدوں کے مرید کا کفیل ہوں اگر میرا مرید مغرب میں ہو اور اس کا ستر کھل جائے اور میں اس وقت مشرق میں ہوں تو میں اس کے ستر کو ڈھانک دوں گا۔ آپ نجیب الطرفین سید تھے۔ آپؒ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد تمام مخلوق سے افضل مانتے اور خلافت کے اعتبار سے بھی خلفائے راشدین کو برحق جانتے تھے۔ غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں کہ "ان خلفائے راشدین میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کو پھر حضرت عمرؓ کو، پھر حضرت عثمانؓ کو اور پھر حضرت علیؓ کو فضیلت حاصل ہے۔ ان چاروں حضرات نے حضور ﷺ کے بعد (بطور مجموعی) تیس سال تک خلافت کے فرائض انجام دیئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے دو سال سے کچھ اوپر، حضرت عمرؓ نے دس سال، حضرت عثمان غنیؓ نے بارہ سال اور حضرت علی المرتضیٰؓ چھ سال خلیفہ رہے۔ خلفائے راشدین کے بعد حضرت امیر معاویہؓ کو نو سال تک خلافت کا والی بنا دیا گیا"۔ مزید فرماتے ہیں کہ "خلفائے راشدین نے خلافت بزور شمشیر یا جبر کے ذریعہ حاصل نہیں کی تھی نہ اپنے فضل سے چھینی تھی بلکہ معاصرین پر ان کو فضیلت حاصل تھی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اتفاق و انتخاب اور رضامندی سے ان کو خلافت ملی تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ اور سیدہ فاطمۃ الزہرہؓ کو دنیا کی تمام عورتوں سے افضل جانتے تھے۔ ازواج مطہرات اور بناتِ رسولؐ کے متعلق عقیدہ بیان کرتے ہوئے آپؒ فرماتے ہیں کہ "ہم نبی کریم ﷺ کی تمام ازواج مطہرات کے ساتھ حسن ظن رکھتے ہیں اور ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ وہ سب امہات المومنین (مسلمانوں کی مائیں) ہیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہؓ تمام دنیا کی عورتوں سے افضل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک کے ذریعے (جس کی ہم روزانہ تلاوت کرتے ہیں یعنی قرآن کریم) تہمت تراشوں کے قول سے حضرت عائشہ صدیقہؓ کی پاکی کا اظہار فرمایا ہے۔ اسی طرح حضرت فاطمہؓ بنت رسول اللہ بھی سارے جہانوں کی عورتوں سے افضل ہیں۔ جس طرح آپؓ کے والد ماجد (رسول اللہ ﷺ) کی محبت واجب ہے اسی طرح آپؓ سے محبت و دوستی رکھنا واجب ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ فاطمہؓ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، جس چیز سے اس کو رنج پہنچتا ہے اس سے مجھے رنج پہنچتا ہے۔ آپؒ کا وصال 11 ربیع الثانی 562ھ کو 91 سال کی عمر میں ہوا۔ آپؒ کی وفات کا حال یوں ہے کہ ایک مکاشفہ صحیحہ میں وفات سے بیشتر ہی آپ کو آخری وقت کے قریب ہونے کا حال بتایا گیا۔ آپؒ نے اپنے گھر والوں سے اس مضمون کو ذکر کیا۔ سنتے ہی سب کے سب بے تاب ہو گئے اور زار و زار رونے لگے۔ اس کے بعد آپؒ کی طبیعت علیل ہو گئی۔ آغاز ماہ ربیع الآخر مرض نے طول کھینچا اور گیارہ ربیع الثانی کو وہ وقت آ پہنچا جب آپؒ کی روح مبارک عالم بالا کو پرواز کرنے کو تیار ہوئی۔ وفات سے پیشتر آپؒ نے غسل تازہ کیا اور نماز عشاء ادا کی۔ ادائے نماز کے بعد دیر تک سربسجود رہے اور تمام گھر والوں اور ارادتمندوں کے لیے دعا مانگی۔ وفات کے بعد حسب وصیت اسی وقت خدام عالی مقام نے آپؒ کو غسل دیا اور نعش مبارک کو خزانہ عالیہ کی طرح زمین میں دفن کر دیا۔ بغداد جدید میں آپؒ کا روضہ مبارک تاحال موجود ہے جس کی زیارت سے ایک دنیا فیض اٹھا رہی ہے۔ آپؒ کا مرکزی سالانہ عرس پاک ہر سال ربیع الثانی کی گیارہ تاریخ کو بغداد شریف عراق میں منعقد ہوتا ہے۔



